روزنامہ
الفضل
قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ربوہ
فون ۴۴۶

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۵۱- بدھ ۱۹- رمضان ۱۴۱۴ھ ۲- امان ۱۳۷۳ ہش' ۲- مارچ ۱۹۹۴ء

روزہ بوجہ بیماری نہ رکھنے والا ثواب سے محروم نہیں ہوتا

اگر کسی شخص پر (اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے) روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہونگے اور یہ ہو گا اور وہ ہو گا تو ایسا شخص جو خدا تعالیٰ کی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے کب اس ثواب کا مستحق ہو گا۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آگیا اور میں اس کا منتظر تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں پھر وہ بوجہ بیماری روزہ نہیں رکھ سکتا تو وہ آسمان پر روزہ سے محروم نہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو نیکی اور بدی کے معاملات میں آزادی دے رکھی ہے

جبر کی تقدیر کا نظریہ قرآن نے پیش نہیں کیا ورنہ صدقات اور دعائیں بے معنی ہو جاتی ہیں

جنگ اُحد ایک ایسی جنگ تھی جس میں دشمن فتح حاصل کرنے کے باوجود فتح کے تمام ثمرات سے محروم رہ گیا

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے احمدیہ ٹیلی ویژن پر ۱۹- فروری ۱۹۹۴ء کو درس قرآن کے موقع پر بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: ۱۹ فروری- سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن پر درس قرآن دیتے ہوئے سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۱۵۵ کی تشریح فرمائی۔ حضرت صاحب نے عیسائی مستشرقین کے اعتراضات کا خصوصیت سے تذکرہ فرمایا اور ان کے ٹھوس جوابات عطا فرمائے عیسائی مستشرق وہیری نے اس آیت میں بیان کردہ مضمون' "حکومت ساری کی ساری اللہ ہی کی ہے" پر اعتراض کیا کہ دین اسلام میں جبری تقدیر کا نظریہ رائج ہے۔ انسان کو کلی طور پر بے اختیار کہا گیا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا درحقیقت یہ عیسائیت کا نظریہ ہے کہ چونکہ آدم نے (نعوذ باللہ) گناہ کیا تھا اس لئے ہر شخص مجبور ہے کہ وہ گناہ گار پیدا ہو۔ جبکہ اس کے مقابلے پر دین حق کا اعلیٰ وارفع نظریہ یہ ہے کہ ہر انسان پاک فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے۔ امن پر پیدا ہوتا ہے۔ یعنی وہ امن دینے والا بھی ہے اور امن کے تابع بھی ہے لیکن یہ اس کے ماں باپ ہیں جو اس کو یہودی' نصرانی' یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔

حضرت صاحب نے دین حق کے جبر و اختیار کے نظریہ پر بحث کرتے ہوئے کہا کہ یہ نظریہ کہ اسلام جبری تقدیر کا قائل ہے ازمنہ وسطیٰ میں کسی وقت شروع ہوا۔ آج کے دور میں بھی بعض لوگ اس کے قائل ہیں۔

حضرت صاحب نے مکرم عبید اللہ صاحب علیم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کا بھی ایک شعر ہے جس میں یہ کہتے ہیں کہ ہم یہ بحث وہاں سے شروع کرنا چاہتے ہیں جہاں سے آغاز ہوا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس کا جواب تو میں اب بھی دے سکتا ہوں اور پہلے ایک دفعہ خطبے میں دیا بھی ہے۔ لیکن اس وقت سردست میں مستشرقین کا جواب دوں گا جو آمرانہ انداز میں قطعی فیصلہ دے دیتے ہیں کہ اسلام تقدیر میں جبری نظریہ کا قائل ہے۔

اس بحث کو آگے بڑھانے سے قبل حضرت صاحب نے ایک اور مستشرق سیل کا ذکر فرمایا۔ سیل لکھتا ہے کہ ان آیات میں جو نیند آنے کا ذکر ہے تو احد کی جنگ کے دوران مسلمان لیٹ گئے اور سو گئے۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ قطعاً غلط بیانی ہے۔ کوئی ایسی روایت نہیں ملتی۔ سوائے اس کے نیند کی یہ حالت چلتے پھرتے میں وارد ہوئی۔

مستشرقین کا سربراہ حضرت صاحب نے فرمایا کہ موجودہ دور کے مستشرقین کے حوالے سے دیکھا جائے تو سیل ان کا بابا آدم ہے۔ اس نے سترہویں صدی کا آخر اور اٹھارہویں صدی کا خاصا حصہ پایا ہے۔ مستشرقین کی موجودہ نسل پر اس کا خاصا اثر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سیل کے بارے میں ایک اور مستشرق نے لکھا ہے کہ اسے عربی نہیں آتی تھی یہ لاطینی زبان کا ماہر تھا۔ پوپ کے کہنے پر ایک اطالوی عالم نے عربی سیکھی تھی اور اس نے اٹیلین زبان میں قرآن کا ترجمہ کیا تھا۔ سیل اٹیلین بھی جانتا تھا اس نے اس ترجمہ سے قرآن پڑھا۔ سیل اس اطالوی عالم کے متعدد اقتباسات کے صفحے کے صفحے نقل کر دیتا ہے اور حوالہ بھی نہیں دیتا۔ سیل کو اس اطالوی عالم کا چور' خود عیسائی علماء قرار دیتے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ اسی طرح ہے جس طرح مولوی دوست محمد صاحب، بعض غیر احمدی مولویوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں کہ یہ صفحے کے صفحے حضرت بانی سلسلہ کی تحریروں کے اپنی کتب میں نقل کر دیتے ہیں۔ اور حوالہ بھی نہیں دیتے۔

حضرت صاحب نے فرمایا ان مستشرقین نے اپنی گندی تحقیق اسلام کے دائرے میں

باقی صفحہ ۶ پر

ایک ضروری اعلان

○ نظارت اشاعت کے شعبہ سمعی و بصری (Audio Video) کو ایسے احمدی نوجوانوں کی خدمات کی ضرورت ہے جو Script Writing اور وڈیو گرافی (Video Graphy) کے مختلف شعبوں کا تجربہ رکھتے ہوں۔ ایسے تمام احباب سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ نظارت اشاعت سے رابطہ فرمائیں۔

(ناظر اشاعت)

درخواست دعا

○ محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب کی بیگم صاحبہ مورخہ ۲۸۔ فروری ۹۴ء کو گھر میں گر گئی تھیں جس کی وجہ سے ان کے کولہے کی ہڈی میں فریکچر ہو گیا ہے۔ ان کو آپریشن کی غرض سے لاہور لے جایا جا رہا ہے۔ محترمہ موصوفہ کو ذیابیطس کی بھی تکلیف ہے۔ احباب کرام سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

○ مکرمہ طاہرہ الیاس صاحبہ اہلیہ مکرم محمد الیاس منیر صاحب اسیر راہ مولا لکھتی ہیں۔ عاجزہ اپنے بھائیوں اور بہنوں کی شکر گزار ہے کہ وہ پیارے آقا کی مسلسل تحریکوں پر اپنے اسیران راہ مولا کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھتے ہیں ان میں میرے میاں مکرم محمد الیاس صاحب منیر مربی سلسلہ ساہیوال کے ساتھ چار ساتھی مکرم رانا نعیم الدین صاحب' مکرم عبد القدیر صاحب' مکرم نثار احمد صاحب اور مکرم حاذق رفیق صاحب بھی شامل ہیں جو آج کل دسواں رمضان جیل میں گزار رہے ہیں۔ ان کے لئے دعائیں کرتے وقت ان کے لواحقین کو بھی یاد رکھیں۔

میں اپنے چھوٹے بیٹے خالد الیاس عمر ۱۰ سال کی صحت و تندرستی کے لئے خصوصی دعا کی بھی درخواست کرتی ہوں۔

خبریں

ربوہ : یکم- مارچ- 1994ء
دھوپ نکلی ہوئی ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 9 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد لغاری نے کہا ہے کہ منفی سیاست سے ملک دشمن عناصر کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اس لئے یہ رجحان ختم ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ اہم مسائل پر اپوزیشن اور حکومت کا موقف مشترکہ ہونا چاہئے۔ اور ایک دوسرے کو کافر اور غدار کہنے کی روایت ختم ہونی چاہئے۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اپوزیشن نے مفاہمت کی ہماری کوششوں کا مثبت جواب نہیں دیا لیکن اپوزیشن کو محاذ آرائی سے کچھ حاصل نہیں ہو گا اب ہم غیر جمہوری قوتوں سے آہنی ہاتھ سے نبٹیں گے۔ انہوں نے کہا سرحد میں جو کچھ ہوا وہ اپوزیشن کی غیر جمہوری سوچ کا نتیجہ ہے وفاقی حکومت کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنانے کی کوشش کرنے کی بجائے کشمیر پر حکومت کا ساتھ دیں۔ اگر انہیں کشمیریوں سے معمولی ہمدردی بھی ہے تو حکومت کے لئے مشکلات پیدا نہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ مسئلہ کشمیر پر ہمارے موقف کو سراہا جا رہا ہے۔

○ پشاور ہائی کورٹ نے سرحد اسمبلی کے سپیکر کی جانب سے وفاداریاں تبدیل کرنے والے پاکستان مسلم لیگ (ن) کے دو ارکان خانزادہ شاد محمد خان اور سید اختر حسین کی نااہلی سے متعلق رولنگ معطل کرتے ہوئے ان کی رکنیت بحال کر دی ہے۔ چار روزہ سماعت کے بعد عدالت عالیہ کے تین رکنی فل بنچ کے دو ججوں نے متفرق درخواستوں پر عبوری فیصلہ سنایا جبکہ تیسرے جج نے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ متفرق درخواستوں پر رکنیت کی بحالی کے بعد مرکزی رٹ درخواستوں میں کچھ نہیں رہے گا۔

○ سپریم کورٹ کے جسٹس فضل الٰہی خان نے سید افتخار گیلانی کی حکم امتناعی کی درخواست پر ہائی کورٹ کے فیصلہ پر عمل در آمد یکم مارچ تک معطل کر دیا ہے اور درخواست دہندہ سپیکر کو ہدایت کی ہے کہ وہ آئندہ حکم کے لئے چیف جسٹس سپریم کورٹ سے رجوع کریں۔

○ سرحد میں سیاسی تبدیلیوں میں امریکی حکام گہری دلچسپی لے رہے ہیں۔ نائب امریکی قونصل پشاور ہائی کورٹ میں سرحد اسمبلی کیس کی سماعت کے دوران کمرہ عدالت میں آئے اور کارروائی ختم ہونے تک موجود رہے اور عدالتی کارروائی کے دوران مسلسل نوٹ لیتے رہے۔

○ وفاقی وزیر عدل و پارلیمانی امور سید اقبال حیدر نے سینٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اپوزیشن سرحد اسمبلی میں اپنی اکثریت ثابت کر دے تو حکومت ایوان کے فیصلے کو دل سے تسلیم کر لے گی۔ انہوں نے کہا کہ "آئینی بغاوت" کچلنے کے لئے گورنر سرحد میں ایمر جنسی لگا سکتے تھے۔ صابر شاہ نے عوام کو مسلح ہو کر اسمبلی میں آنے کی دعوت دی اور وزیر اعلیٰ ہونے کے باوجود آئین اور قانون کی دھجیاں اڑائیں۔

○ پشاور ہائی کورٹ میں سرحد اسمبلی کیس کی سماعت کے دوران چیف جسٹس عبدالکریم کنڈی نے دلچسپ ریمارکس دیئے۔ جب افتخار حسین گیلانی جو سپیکر کے وکیل ہیں نے کہا کہ اے این پی صابر شاہ کے ساتھ چٹان کی طرح کھڑی ہے تو چیف جسٹس نے کہا کہ اچھا تو آپ کو فکر مسلم لیگی ارکان کی ہے۔ اسی طرح ایک موقعہ پر انہوں نے کہا کہ سپیکر کا تعلق تو ہماری برادری سے ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے صدر میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر حکومت کے دن گنے جا چکے ہیں ہم چاہتے تھے کہ یہ آئینی مدت پوری کریں مگر وہ اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئے ہیں انہی حرکتوں پر ان کے والد کو پھانسی ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا سرحد اسمبلی کے بارے میں صدارتی حکم بدنیتی پر مبنی ہے۔ اور اس بحران کی تمام تر ذمہ داری بے نظیر بھٹو پر عائد ہوتی ہے بے نظیر نے سرحد میں جو فصل بوئی ہے اسے پورے ملک میں کاٹنا پڑے گی۔

○ وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات خالد احمد خان کھرل نے کہا ہے کہ اپوزیشن نے مثبت راستہ اختیار کیا تو حکومت کا جواب بھی مثبت ہو گا آج پوری دنیا مسئلہ کشمیر کے بارے میں پاکستان کے موقف کی ہم نوا ہے جبکہ نواز حکومت میں ملک کو دہشت گرد قرار دیا جا رہا تھا۔ انہوں نے کہا وقت کا تقاضا ہے کہ نواز شریف مسئلہ کشمیر پر بھارتی حکمرانوں کا ہم نوا بننے کی بجائے بے نظیر بھٹو کی حمایت کریں۔

○ پنجاب اسمبلی کے جاری سیشن کے دوران گزشتہ روز گرما گرم بحث اور زبردست شور شرابے میں اپوزیشن نے ڈپٹی سپیکر منظور موہل کے رویئے کے خلاف زبردست احتجاج کیا اور اعلان کیا کہ جب بھی ڈپٹی سپیکر ایوان میں کرسی صدارت پر بیٹھیں گے اپوزیشن بائیکاٹ کرے گی۔

○ وفاقی وزیر برائے سماجی بہبود جے سالک نے کہا ہے کہ "بچے دو ہی اچھے" کا نعرہ مجھے پسند نہیں کیونکہ بچے اتنے ہی ہونے چاہئیں جتنی ماں باپ کی بساط ہو۔ انہوں نے کہا کہ چاہے میرا "گھ" نہ رہے میں بد عنوان عناصر کو ضرور بے نقاب کروں گا چاہے کوئی کتنی بڑی سیاسی شخصیت کیوں نہ ہو۔

○ مسلم لیگ (ن) نے سینیٹ کے انتخابات میں جمہوری وطن پارٹی کی غیر مشروط حمایت کا اعلان کیا ہے جس کا اکبر بگتی سربراہ جمہوری وطن پارٹی نے شکریہ ادا کیا ہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے شوہر اور رکن قومی اسمبلی آصف علی زرداری کو مشہور بنک فراڈ کیس سے بھی بری کر دیا گیا ہے۔

○ نیٹو کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ نیٹو میں شامل امریکی طیاروں نے بوسنیا پر پرواز کرنے والے چھ سرب طیاروں میں سے چار طیارے مار گرائے۔ ترجمان نے بتایا کہ یہ حملہ بوسنیا پر نو فلائی زون قائم کرنے سے متعلق نیٹو کے الٹی میٹم کا حصہ ہے جو اقوام متحدہ کی قرارداد کے مطابق نافذ کیا گیا ہے۔

○ برطانیہ کے وزیر اعظم جان میجر امریکی صدر بل کلنٹن سے بات چیت کے لئے واشنگٹن پہنچ گئے ہیں۔

دِل کی امراض

دردِ دل، دھڑکن، دل گھٹنا، سانس پھولنا اور خون کی نالیوں کی جملہ امراض کا فوری علاج

ہارٹ کیوریٹو سمیل

HEART CURATIVE SMELL

کے سونگھنے سے کیا جاسکتا ہے۔ ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹرز اپنے 50 فیصد مریضوں کو ادویاتی علاج کے ساتھ

HEART CURATIVE SMELL

سونگھنے کیلئے دے کر اس ز ود اثر اور بہترین مفرحِ دل خوشبو HEART TONIC SMELL کے مثبت POSITIVE اثرات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اس غرض کیلئے فری سمپل طلب فرمائیں۔

میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار کرنے والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعایت کے ساتھ (WITH MONEY RACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں۔

قیمت پاکستان میں 20.00 روپے فی سمپل۔
ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 10.00 روپے
ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5 $ معہ ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کیلئے ریٹ الگ الگ)
روزمرہ استعمال کی 7 مختلف سمپلز کا خوبصورت پرس 150 روپے میں دستیاب ہے۔
لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمپلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔

موجد: ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر
آر ایم پی۔ ایم اے۔ ایل ایل بی۔ فاضل عربی۔
مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ
بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن
پیشکش: کیوریٹو سمپلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان
فون ہیلز 211283، آفس 771، کلینک 606

نرینہ اُولاد سے محرُوم بے اُولاد دُکھی عورتوں کیلئے

ہوالشافی

دُکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

پُر اُمید واحد علاجگاہ

دواخانہ حکیم نظامِ جان

اقصیٰ چوک ربوہ
فون: 212358

ربوہ میں ہر ماہ کی 5، 6، 7 تاریخ کو

کراچی میں ہر ماہ کی 12، 13، 14، 15 تاریخ کو

ملتان میں ہر ماہ کی 25، 26، 27، 28 تاریخ کو

حکیم انوار احمد جان ابنِ حکیم نظامِ جان

پوسٹ بکس 222 چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
☎ 218527

مطالعہ کتب

یوسف سہیل شوق

سیرۃ حضرت بانی سلسلہ

مرتبہ: حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی

سیدنا حضرت بانی جماعت احمدیہ کی بابرکت سیرت کے بارے میں یہ سب سے پہلی کتاب ہے۔ اس کتاب کی خصوصیت اور غیر معمولی اہمیت یہ ہے کہ یہ آپ کی زندگی میں ہی شائع ہوئی۔ ابتدائی طور پر اس کتاب میں بیان کردہ واقعات الحکم میں خط کی صورت میں شائع ہوئے بعد ازاں اسے کتابی شکل دے دی گئی۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے چوٹی کے خدا رسیدہ بزرگوں اور علمائے کرام میں شامل تھے۔ آپ کا خصوصی امتیاز یہ تھا کہ آپ حضرت صاحب کی ہدایت پر آپ کے سامنے جمعہ کا خطبہ دیا کرتے تھے اور نماز بھی پڑھایا کرتے تھے۔ یہ ایک ایسا اہم اعزاز تھا جو تا دم وفات آپ کو حاصل رہا۔ آپ کا تعلق سیالکوٹ سے تھا۔ آپ نے ۳۰ سال کی عمر میں ۱۸۸۹ء میں بیعت کی۔ ۱۸۹۳ء میں قادیان آ گئے۔ ابتداء میں آپ نیچری خیالات کے پیرو تھے مگر حضرت بانی سلسلہ کی پاک صحبت نے آپ کی کایا پلٹ دی اور آپ نے نہایت تیزی سے روحانی منازل طے کیں۔ حتیٰ کہ آپ کی حضرت بانی سلسلہ سے محبت ایک شدید عشق میں بدل گئی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی دلکش آواز سے نوازا تھا جب آپ قرآن کریم پڑھتے تو وجد کی حالت طاری ہو جاتی۔ آپ نے ۴۷ سال کی عمر پائی اور ۱۹۰۵ء میں حضرت اقدس کی زندگی میں ہی وفات پائی۔

سیرۃ حضرت بانی سلسلہ پر جو اہم قابل ذکر کتب لکھی گئی ہیں ان میں حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی کی سیرۃ ...۔ ...' حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی ذکر.... حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی سیرۃ .....(جو روایات کا مجموعہ ہے) اور حضرت میاں صاحب ہی کی چار تقاریر جلسہ سالانہ کا مجموعہ سیرۃ طیبہ' اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی جلسہ سالانہ کی پانچ چھ تقاریر جو ذکر...... کے عنوان کے تحت کی گئیں قابل ذکر ہیں۔ مگر درحقیقت جو لطف اور مزا اور جو روحانی لذت اور چاشنی زیر تبصرہ کتاب میں ہے وہ ہر لحاظ سے اپنی مثال آپ ہے۔ اس کتاب کو بار بار پڑھنے سے بھی دل نہیں بھرتا۔ ۱۰۰ کے لگ بھگ چھوٹے سائز کے صفحات پر مبنی اس کتاب کے کئی ایڈیشن مختلف اوقات میں شائع ہو چکے ہیں۔

اس کتاب کی ابتداء ہی اتنی پُرزور اور مؤثر ہے کہ بے اختیار دل کھنچتا ہے کہ اس کتاب کو از اول تا آخر پڑھ لیا جائے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب دیباچہ میں لکھتے ہیں'

"اس رسالہ کی تالیف سے میری اصلی غرض جو میرے ذرّہ ذرّہ وجود میں خمیر کی گئی ہے۔ اور جس کی اشاعت کے لئے میرے بال بال میں جوش ڈالا گیا ہے۔ یہ ہے کہ میں یہ دکھادوں کہ وہ شخص کیسا ہونا چاہئے جس کے ہاتھ میں ہم ایمان جیسی گرامی قدر امانت سپرد کر دیں"۔

اس نیک اور قابل صد ستائش خواہش کی تکمیل میں مضمون شروع کرتے ہوئے پہلے یہ بات واضح کی ہے "خدا تعالیٰ کے خاص فضل نے مجھے کئی سال سے یہ موقع دے رکھا ہے کہ حضرت کے قرب وجوار کا نسبتاً مجھے بہت زیادہ فخر حاصل ہے۔" اس بات کے پیچھے حقیقت یہ موجود ہے کہ حضرت مولوی صاحب کا قیام الدّار میں ہی تھا یعنی حضرت بانی سلسلہ کے گھر میں۔ گویا حضرت بانی سلسلہ کی ذاتی اور گھریلو زندگی سمیت آپ کے معمولات پر آپ کی گہری نظر تھی۔

سب سے پہلے حضرت مولوی صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کی زندگی میں اپنے اہل کے ساتھ حسن سلوک کو بیان کیا ہے۔ آپ اپنی پاک فطرت زوجہ مطہرہ حضرت سیدہ اماں جان کا کس قدر خیال رکھتے تھے اس کے بارے میں حضرت مولوی صاحب نے تحریر فرمایا ہے'

"اس بات کو اندرون خانہ کی خدمتگار عورتیں جو عوام الناس سے ہیں اور فطرتی سادگی اور انسانی جامہ کے سوا کوئی تکلف اور تصنع کی زیرکی اور استنباطی قوت نہیں رکھتیں۔ بہت عمدہ طرح سے محسوس کرتی ہیں۔ وہ تعجب سے دیکھی ہیں اور زمانہ اور اپنے گردوپیش کے عام عرف اور برتاؤ کے بالکل خلاف دیکھ کر بڑے تعجب سے کہتی ہیں اور میں نے بارہا انہیں خود حیرت سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ'

"مرجا بیوی دی گل بڑی مندا اے"

ایک دن خود حضرت فرماتے تھے کہ "فحشاء کے سوا باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورت کی برداشت کرنی چاہئیں۔"

اسی طرح آپ کا ایک اور ارشاد یوں درج کیا ہے "میرا یہ حال ہے کہ ایک دفعہ میں نے اپنی بیوی پر آوازہ کسا تھا اور میں محسوس کرتا تھا کہ وہ بانگ بلند دل کے رنج سے ملی ہوئی ہے اور بایں ہمہ کوئی دل آزار اور درشت کلمہ منہ سے نہیں نکالا تھا۔ اس کے بعد میں بہت دیر تک استغفار کرتا رہا اور بڑے خشوع و خضوع سے نفلیں پڑھیں اور کچھ صدقہ بھی دیا۔"

بچوں کے ساتھ حضرت بانی سلسلہ کا کس قدر محبت شفقت اور پیار کا انداز تھا ملاحظہ فرمائیں' حضرت مولوی صاحب لکھتے ہیں'

"حضرت کا حوصلہ اور حلم یہ ہے کہ میں نے سینکڑوں مرتبہ دیکھا ہے آپ اوپر دالان میں تنہا بیٹھے لکھ رہے ہیں۔ یا فکر کر رہے ہیں اور آپ کی قدیمی عادت ہے کہ دروازے بند کر کے بیٹھا کرتے ہیں۔ ایک لڑکے نے زور سے دستک بھی دی اور منہ سے بھی کہا "ابا بوا کھول" آپ وہیں اٹھتے ہیں اور دروازہ کھولا ہے۔ کم عقل بچہ اندر گھستا ہے اور ادھر ادھر جھانک تانک کر الٹے پاؤں نکل گیا ہے۔ حضرت نے پھر معمولاً" دروازہ بند کر لیا ہے۔ دو ہی منٹ گزرے ہوں گے جو پھر موجود اور زور زور سے دھکے دے رہے ہیں۔ چلاّ رہے ہیں "ابا بوا کھول"۔ آپ پھر بڑے اطمینان سے اور جمیعت سے اٹھے اور دروازہ کھول دیا ہے۔ بچہ اب کی دفعہ بھی اندر نہیں گھسا۔ ذرا سر ہی اندر کر کے اور کچھ منہ میں بڑبڑا کر پھر الٹا بھاگ جاتا ہے۔ حضرت بڑے ہشاش بشاش بڑے استقلال سے دروازہ بند کر کے اپنے نازک اور ضروری کام پر بیٹھ جاتے ہیں۔ کوئی پانچ منٹ ہی گزرے ہیں تو پھر موجود اور پھر وہی گرما گرمی اور شورا شوری کہ "ابا بوا کھول" اور آپ اٹھ کر اسی وقار اور سکون سے دروازہ کھول دیتے ہیں۔ اور منہ سے ایک حرف تک نہیں نکالتے کہ تو کیوں آتا اور کیا چاہتا ہے۔ اور آخر تیرا مطلب کیا ہے۔؟ جو بار بار ستاتا اور کام میں ہرج ڈالتا ہے میں نے ایک دفعہ گنا۔ کوئی بیس دفعہ ایسا کیا اور ان ساری دفعات میں ایک دفعہ بھی حضرت کے منہ سے زجر اور توبیخ کا کلمہ نہیں نکلا"

یہ چند اقتباس تو محض نمونہ ہیں۔ قلم رکتا ہی نہیں۔ کہ مزید باتیں نہ بیان کی جائیں۔ مگر جگہ کی تنگی حائل ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے والے کو ایسا روحانی سرور اور محبت الٰہی کی لذت ملتی ہے جو کہیں اور حاصل نہیں ہوتی۔

اللہ تعالیٰ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے درجات بلند سے بلند تر فرماتا رہے انہوں نے خوب کھول کر رکھ دیا ہے کہ ہم نے ایمان کی قیمتی متاع جس کے سپرد کی ہے وہ فی الحقیقت اس کا اہل ہے۔

نائیجریا کے ٹکڑے ہونے کا خطرہ

نائیجریا کے ایک سابق ملٹری ڈکٹیٹر نے یہ پیش گوئی کی تھی کہ افریقہ میں سب سے زیادہ آبادی رکھنے والا یہ ملک ایک نہ ایک دن کئی بوسنیاؤں میں تبدیل ہو جائے گا۔ اور اب اس ملک کے تمام لوگ اپنے ملک کے مختلف حصوں میں ٹوٹ جانے کے خطرات پر سنجیدگی سے بات چیت کر رہے ہیں۔

۱۹۱۴ء میں برطانیہ نے مختلف لسانی طبقوں اور خطوں کو ملا کر انہیں ایک ملک میں تبدیل کر دیا تھا۔ لیکن اب زبردستی سے پیدا کئے گئے اتحاد میں دراڑیں صاف نظر آ رہی ہیں۔

موجودہ ملٹری حکومت نے اس خدشہ کی روک تھام کے لئے ایک دستوری کانفرنس بنانے کا وعدہ کیا جو آئندہ کے لئے لائحہ عمل تیار کرے گی لیکن اب یہ بات یقین سے کہی جا سکتی ہے کہ یہ کانفرنس جب بھی معرض وجود میں آئی تو وہ اس مسئلہ پر بحث کے لئے ایک اکھاڑہ کا کام دے گی اور نائیجریا بطور ایک متحدہ ملک کے نظریہ کو اس میں شدت سے زیر بحث لایا جائے گا۔ ایک سابق سینیٹر نے کہا ہے کہ اگر نائیجریا کی شکست و ریخت ہوئی تو نائیجریا کے کئی حصوں میں کئی بوسنیا بھی پیدا ہو جائیں گے۔ یاد رہے کہ ۱۹۶۷ء میں جب ابو (IBU) قبیلہ نے مشرقی نائیجریا میں آزادی کا اعلان کیا تھا تو اس خانہ جنگی میں اندازاً دس سے بیس لاکھ سویلین افراد محض قحط سے جاں بحق ہو گئے تھے۔ جبکہ ملٹری سے تعلق رکھنے والے مرنے والوں کی تعداد جو کم از کم ایک لاکھ بتائی جاتی ہے اس کے علاوہ تھی۔

یہ سب کچھ شمالی اور جنوبی علاقوں کی آپس میں چپقلش کا نتیجہ ہے۔ درحقیقت شمالی لوگ عرصہ دراز سے ملٹری کے ذریعے ملک پر حکومت کرتے رہے ہیں جس پر

باقی صفحہ ۷ پر

بقیہ صفحہ ۱

داخل کر دی ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک مچھلی سارے جل کو گندہ کر دیتی ہے۔ یہاں تو ساری ہی مچھلیاں جل کو گندہ کرنے والی ہیں۔ چنانچہ سیل لکھتا ہے کہ وہ جن کا ضمیر جاگ رہا تھا ان کو اپنی غلطیاں یاد آ رہی تھیں ان کو نیند نہیں آئی۔ سیل کا خیال ہے کہ اس وقت مسلمان لیٹ کر سوگئے تھے۔ یہ ساری باتیں بے معنی ہیں۔ کوئی روایت ان کی تائید نہیں کرتی۔

جبر و قدر کی بحث حضرت صاحب نے فرمایا اب میں اس بحث کو سمجھاتا ہوں جو جبر و قدر کے بارے میں اس آیت میں اٹھائی گئی ہے۔ اور مستشرقین نے جہاں پر غلطی کھائی ہے۔ اور کھینچ تان کر بحث کو لمبا کیا ہے۔

آل عمران کی اس آیت نمبر ۱۵۵ میں اللہ نے یہ ذکر کرنے کے بعد کہ 'اللہ نے پہلے غم کے بعد دوسرا غم دیا جس سے پہلا غم جاتا رہا اور جب یہ معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ زندہ و سلامت ہیں تو اس حالت میں ایک واقعہ یہ ہوا کہ اللہ نے مسلمانوں پر نیند کی حالت نازل کی جو غنودگی سے کچھ بڑھ کر تھی۔ لیکن یہ امن کی حالت تھی۔ ایک اور گروہ تھا جس کو اپنی جان کے لالے پڑے ہوئے تھے۔ انہیں اپنی غرضوں سے کام تھا وہ خوش نہ تھے۔ اور وہ اللہ پر بد ظنی کر رہے تھے۔ اور کہہ رہے تھے کہ کیا اہم معاملات اور فیصلوں میں ہمارا کوئی دخل نہیں۔ ہماری بھی سنی جائے۔ اس پر اللہ نے وہ ارشاد فرمایا ہے جو تقدیر کی اس بحث کی وجہ بنا ہوا ہے۔ اللہ نے فرمایا کہدے کہ فیصلے تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں۔ وہی فیصلہ کرنے والا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اب اس جملے کا تقدیر کی عمومی بحث سے کوئی تعلق نہیں۔ اللہ فرماتا ہے کہ یہ زندگی اور موت کے مسئلے ہیں یہ اللہ والے لوگ ہیں۔ اللہ نے فیصلہ کرنا ہے۔ حکومت ساری اللہ کی ہے۔ آخری فیصلہ اللہ کی مرضی سے ہی ہو گا۔ آنحضرت ﷺ بھی سارے فیصلے اللہ کے حکم سے ہی کیا کرتے تھے۔ اس کو جبری تقدیر کے نظریہ کا نام دے دیا گیا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس آیت میں اس کے بعد ان لوگوں کا ذکر ہے جو یہ کہتے تھے کہ اگر ہمارے ہاتھ میں فیصلہ ہوتا تو ہم مارے نہ جاتے۔ یہ باتیں وہ لوگ کر رہے تھے جو مدینہ میں تھے۔ لیکن احد میں بھی کچھ لوگ ایسے تھے جن کا زیادہ رجحان تو اسلام کی طرف ہی تھا لیکن کچھ حصہ منافقت کی طرف تھا۔ احد کے میدان میں بھی ایسی باتیں ہوئیں اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے اور خدا کی تقدیر نے یہ فیصلہ کر لیا ہوتا کہ تم مارے جاؤ گے تو تم اپنے بستروں کو چھوڑ دیتے اور جہاں مرنا تھا وہاں چلے جاتے۔ جب اللہ فیصلہ کر لیتا ہے تو بندہ چاہے جہاں بھاگے وہ لازماً ناکام ہو گا۔ یہ ایک امکانی بحث ہے کہ اگر ہم تمہاری بات مانتے تو قتل نہ ہوتے۔ یہ درست نہیں ہے۔ جو شہید ہوئے انہوں نے تو اللہ کی بات مانی تھی اور خود چل کر آئے تھے اور شہادت پائی۔ حضرت صاحب نے فرمایا اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہاں جو لوگ شہید ہوئے وہ مومنین تھے۔ منافقین نہیں تھے۔ منافقوں کو کہا گیا ہے کہ تمہارے قتل کا تو فیصلہ ہی اللہ نے نہیں کیا تھا۔

جنگ احد کے ایمان افروز واقعات

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس آیت کا ثبوت تاریخ احد کے واقعات میں شامل ہے۔ جن کو خدا کے فرمان کی اہمیت معلوم تھی وہ از خود شوق سے اپنے مقاتل کی طرف دوڑے اور ان بدبختوں کی باتوں کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ آیت شہدائے اُحد کی پاکیزگی اور دل کے خلوص پر گواہ ہو گئی ہے۔ اور کوئی مرنے والا ایسا نہیں تھا جس نے مرتے وقت افسوس کا اظہار کیا ہو۔ ایک صحابیؓ جب جان دے رہے تھے تو انہوں نے کہا کہ میں مشرکوں سے برأت کا اظہار کرتا ہوں۔ اور جن لوگوں نے جنگ میں کوتاہی کی ان کی طرف سے معذرت کا اظہار کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر انہوں جان دے دی۔

ایک اور صحابیؓ کی شہادت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایک صحابیؓ کو حضرت نبی کریم ﷺ آوازیں دے رہے تھے ایک اور صحابیؓ ان کی تلاش میں نکلے تو لاشوں کے ایک ڈھیر سے ان کی کمزور سی آواز آئی۔ عشق کا یہ حیرت انگیز واقعہ ہے۔ اور شہیدوں کے ایمان پر اس واقعے سے ایسی شاندار روشنی پڑتی ہے جو سارے معترضین کے اعتراضات کو کاٹ کر پھینک دیتی ہے۔ ان کی تلاش میں نکلنے والے صحابیؓ ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا کہ میری ایک آخری خواہش پوری کر دو میں چاہتا ہوں کہ حضرت نبی کریم ﷺ کے قدموں میں جان دوں۔ چنانچہ ان کو حضرت نبی کریمؐ کے پاس لایا گیا تو انہوں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کے قدموں پر سر رکھ دیا اور دم توڑ گئے۔ اور مرنے سے پہلے کہا کہ مجھے اس بات کی خوشی اور اطمینان ہے کہ میں نے حضرت نبی کریم ﷺ کے قدموں میں جان دی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا ایسے اعلیٰ ایمان کے حامل لوگوں کے بارے میں اس قسم کی باتیں کرنا کہ وہ کہتے تھے کہ کیوں مارے گئے اگر نہ آتے تو بچ جاتے یہ الزامات بڑی بے حیائی ہیں اور بڑا ظلم ہے۔

اسلام کی نئی زندگی کی علامت

حضرت صاحب نے فرمایا جنگ احد اسلام کو مٹانے کی بجائے ہمیشہ کے بقا کی ضمانت دے گئی۔ جنگ احد میں ایسے حیران کن واقعات ہوئے کہ شکست کے باوجود یہ جنگ اسلام کو ایک نئی زندگی دے گئی۔ اسلام کی تاریخ میں دو واقعات ایسے ہوئے ہیں جو بظاہر بڑے بھیانک اور مایوس کن نظر آتے تھے لیکن ان کے زبردست تاریخی نتائج بر آمد ہوئے اور دین اسلام کو پہلے سے کہیں بڑھ کر طاقت اور عظمت حاصل ہوئی ان میں ایک واقعہ جنگ احد کا تھا اور دوسرا صلح حدیبیہ کا۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر بھی بظاہر دشمن کامیاب دکھائی دیا اور آنحضرت ﷺ اور آپ کے ساتھی بغیر حج اور عمرہ کئے واپس آگئے۔ لیکن قرآن کریم کہتا ہے کہ یہ واقعہ فتح عظیم تھا۔

حضرت صاحب نے فرمایا اسی طرح جنگ احد میں ہوا۔ اس جنگ میں بظاہر مسلمانوں کو شکست ہوتی ہے اور کفار کامیاب نظر آتے ہیں لیکن اصل نتیجہ مسلمانوں کی حیرت انگیز کامیابی کی صورت میں نکلتا ہے۔ کہ دشمن کو عظیم فتح ملے اور وہ اس فتح کے سارے نتائج سے یکسر محروم رہے۔ یہ وہ فتح ہے جس کو فتح کا کوئی پھل نہیں لگا۔ اور اس کی بجائے اسلام کو عظیم فتوحات حاصل ہونے کا ایک سلسلہ شروع ہو گیا اور مسلمانوں کے ایمان کو ایک نئی جلا حاصل ہو گئی۔ منافقین چھٹ کر الگ ہو گئے۔ جو پردہ تھا وہ ہٹ گیا اور مسلمان نتھر کر الگ ہو گئے۔

تقدیر جبر کے بارے میں حضرت بانی سلسلہ کی بحث حضرت صاحب نے تقدیر کی بحث جاری رکھتے ہوئے فرمایا عیسائی مستشرق وہیری نے ہندوستان کے مسلمانوں کو عیسائی بنانے کی مہم میں اہم کردار ادا کیا۔ ان کے شاگردوں میں عبداللہ آتھم بھی تھا۔

حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کی کتاب جنگ مقدس کا حوالہ دیتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ کا ایک طویل اقتباس پیش فرمایا جس میں حضرت بانی سلسلہ نے ڈپٹی عبداللہ آتھم کے تقدیر جبر کے اعتراض کا جواب دیا ہے اس میں حضرت بانی سلسلہ نے قرآن کریم کی متعدد آیات کے حوالے سے بتایا ہے کہ اللہ نے انسان کی سعی اور کوشش کو تسلیم فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ انسان اپنی کوشش سے حالات کو بدل سکتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے کہ سن لو کہ یقیناً انسان کے پاس اس کے سوا اور کچھ نہیں جو وہ خود حاصل کرلے۔ اب اس آیت کے بعد جبر کا مضمون کہاں باقی رہ گیا۔ ایک اور آیت میں اللہ فرماتا ہے کہ اگر اللہ انسانوں کو ان کے گناہوں کے سبب سے پکڑ لیتا تو وہ زمین کی سطح پر کوئی جاندار نہ چھوڑتا۔ اس آیت سے مراد یہ ہے کہ انسان اس کائنات کا آخری معراج ہے۔ تمام دنیا کا نظام انسان کی مدد کے لئے بنایا گیا ہے۔ اگر اللہ انسان کو اس کے گناہوں کے سبب سے لپیٹ لیتا اور تباہ کر دیتا تو پھر زندگی کا نظام باقی رکھنے کا کوئی جواز نہ تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ ساری صف زندگی ہی لپیٹ دیتا۔ اس کے علاوہ اللہ فرماتا ہے کہ ہر جان کے لئے وہ ہے جو اس نے کمایا ہے۔ جو بالارادہ گناہ اس نے کئے ہیں اس کا وبال اس پر پڑے گا۔ قرآن عجیب فصیح و بلیغ کلام ہے فرماتا ہے کہ جو انسان کماتا ہے اس کا اجر بھی اسے دیا جائے گا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ انسان اپنے اعمال میں خود مختار ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ جو اعتراض کیا جاتا ہے کہ اللہ نے جو قوانین قدرت مقرر کئے ہیں اس میں بندے کا کوئی دخل نہیں۔ تو اگر انسان کو اس میں بھی دخل دے دیا جاتا تو سارا نظام زندگی ہی درہم برہم ہو جاتا۔ پھر تو یہ نظام چل ہی نہیں سکتا۔ جہاں انسان نے دخل دیا ہے وہاں کتنے گناہ نہیں کئے۔ اگر اللہ نے ایک تقدیر ایسی بنائی جس میں انسان کا کوئی دخل نہیں رکھا تو وہاں اس سے فائدہ اٹھانے کا اختیار بھی انسان کو دیا ہے۔ اور نقصان اٹھانے کا اختیار بھی دیا ہے۔ آگ ہے۔ اس کی گرمی کو انسان ختم نہیں کر سکتا۔ اس سے فائدہ اٹھانا چاہے تو اٹھا سکتا ہے اور جو نقصان اٹھانا چاہے وہ نقصان پاتا ہے۔ اگر کوئی اس آگ کو عراق کے ہزاروں انسانوں کو جلانے کے لئے استعمال کرے تو حکم ہے کہ اس کو اس کی سزا بھی ملے گی۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۲ - امان ۱۳۷۳ ہش ۲ - مارچ ۱۹۹۴ء

حق کیوں چھوڑیں؟

کل کی صحبت میں ہم نے یہ عرض کیا تھا کہ تنازعات دور کرنے کے لئے واحد قطعی حل یہ ہے کہ محض خدا کی خاطر' اور خدا تعالیٰ کی جناب اور اس کی رحمتوں کے بے کنار سمندر سے حصہ پانے کی خاطر اپنا حق چھوڑ دیا جائے۔ تبھی لڑائیاں اور جھگڑے ختم ہو سکتے ہیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر حق دار اپنا حق کیوں چھوڑے؟ اس ضمن میں پہلی عرض تو یہ ہے کہ حق دار پر کوئی دباؤ یا جبر نہیں ڈالا جا رہا کہ وہ اپنا حق چھوڑ دے۔ حق دار کو اس کا حق حاصل کرنے کی اجازت بھی ہے اور آزادی بھی ہے۔ لیکن حق چھوڑنے کی بات اگر بتائی جاتی ہے تو یہ نیکی اور روحانیت کا اور اللہ تعالیٰ کے حضور سرخروئی حاصل کرنے کا ایک بالا مرتبہ دکھایا جا رہا ہے۔ صدقات فرض تو نہیں ہیں لیکن صدقات کی تحریک ردبلا کے علاوہ خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے بھی ہوتی ہے۔ نوافل اور تہجد اللہ تعالیٰ کو پانے کا ذریعہ ہیں۔ اور یہ ساری باتیں ان اعلیٰ مقاصد کی طرف اشارہ کرتی ہیں جو صرف فرائض کی ادائیگی سے حاصل نہیں ہو سکتے۔

لیکن صرف یہی بات نہیں ہے۔ حق کو چھوڑنے کی تلقین اور نصیحت اس لئے بھی کی جاتی ہے کہ انسان کو قیامت کا دن یاد آئے۔ قیامت کے دن ہر انسان نے اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی وزاری کے ساتھ یہ عرض کرنا ہے کہ

مجھ سے مرے گنہ کا حساب اے خدا نہ مانگ

اس وقت مغفرت کی التجا کی جائے گی کہ خدایا تیرا حق ہے کہ تو میرے گناہوں کا حساب لے' تیرا حق ہے کہ تو میری کوتاہیوں اور کمزوریوں کی بازپرس کرے' مگر اے میرے مولا میں تیری منت کرتا ہوں اپنا حق چھوڑ دے۔ میرے پیارے خدا میں کمزور ہوں نالائق ہوں اپنا حق چھوڑ کر مجھے بخش دے۔

اور پھر صرف یہی نہیں بلکہ اپنا حق چھڑوانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور سفارشیں کروائی جائیں گی۔ اللہ کو اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے دیئے جائیں گے اور جو شخص اس میں کامیاب ہو جائے گا وہ اپنے آپ کو دنیا کا خوش قسمت ترین انسان سمجھے گا۔

جب ہم قیامت کے دن' روز حساب کے وقت' اتنی منتوں مرادوں سے اللہ کو اپنا حق چھوڑنے کو کہیں گے' تو کیا بہتر نہ ہوگا کہ مولا کریم کو یہ بھی ساتھ کہیں کہ اے خداوند عظیم میں نے دنیا میں فلاں فلاں جگہ اپنا حق تیرے لئے چھوڑ کر دنیا سے فساد ختم کیا تھا۔ آج تو بھی میرے لئے اپنا حق چھوڑ کر مجھے بخش دے۔

اللہ تعالیٰ ہر شخص کو بخشش کی نعمت عطا کرے۔

رابطہ ہے گرچہ فرشِ خاک سے
تیز تر ہیں گردشِ افلاک سے
فضلِ ایزد نے ہمالہ کر دیا
یوں تو کم تر ہیں خس و خاشاک سے

ابوالاقبال ۲۰-۲-۹۴

پرواز میں ہیں چاروں طرف تیر قضا کے
بچتا نہیں ان تیروں کی زد میں کوئی آ کے

آنا تھا نہ آیا کوئی پردیس میں جا کے
تھک ہار کے سب بیٹھ رہے آس لگا کے

کیوں رکھوں نہانخانۂ دل میں چھپا کے
میں فخر کروں گا تمہیں دنیا کو دکھا کے

شکوہ ہے کسی سے نہ رہائی کی تمنا
انداز نرالے ہیں اسیرانِ وفا کے

کیا رکھا ہے جز کلمۂ حق خانۂ دل میں
پروا نہیں مجھ کو کوئی جھانکے کوئی تا کے

شاید انہیں آجائے پسند اس کا کوئی پھول
گلدستۂ اعمال کو رکھا ہے سجا کے

کڑوے ہیں جو تخم اس کے تو شیریں ہیں بہت پھل
چکھے ہیں مزے ہم نے بھی کچھ صبر و رضا کے

عاشق ہیں تو کیوں پھرتے ہیں باحالِ پریشاں
کیا پاس بٹھاؤ گے نہیں ان کو بلا کے

دنیا تو ہمیشہ ہی رہی درپئے آزار
کیا آپ نے بھی چھوڑ دیا اپنا بنا کے؟

ہے نام کی خواہش نہ تمنائے زرومال
رکھا ہے سلیم آپ نے بھی کچھ تو چھپا کے

سلیم شاہجہانپوری

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں (مینجر)

کہ اس سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ انسان کو اس کے اختیارات کے استعمال سے روکا گیا ہے۔ جب خدا نے انسانی فطرت اور قویٰ کا اندازہ کیا تو اس کا نام تقدیر رکھا۔ تقدیر کے اندر ہی اختیار کا قانون شامل کر دیا۔ یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے کہ یہ سوچا جائے کہ تقدیر انسان کو اس کے خداداد قویٰ کے استعمال سے محروم کرتی ہے۔ خدا نے انسان کو جو قویٰ اچھے کام کے لئے دیئے ہیں اگر وہ اس کا برا استعمال کرتا ہے تو اس کا نام گناہ ہے۔

انسانی صلاحیتوں کی حد کا تعین

حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ انسانی تقدیر کی مثال ایک ایسی گھڑی سے دی جا سکتی ہے جس کو بنانے والے نے اس کی ایک حد مقرر کی ہے۔ وہ گھڑی اس حد سے آگے نہیں جا سکتی۔ اسی طرح انسان کے اندر جو صلاحیت اس کی تخلیق میں ودیعت کی گئی ہے وہ اس سے آگے نہیں نکل سکتا۔ جو آخری اجازت ہے وہ اس سے آگے نہیں جا سکتا۔ اس مضمون پر اس آیت سے روشنی پڑتی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اللہ نے انسان کو جو قویٰ دیئے ہیں اس سے بڑھ کر اسے توفیق نہیں دی جاتی۔ اس کے قویٰ سے زائد کی نہ اس سے توقع ہے اور نہ اس کا اختیار ہے۔ مثلاً انسانی عمر ہے اللہ نے انسان کی جو عمر مقرر کی ہے وہ اس سے آگے نہیں جا سکتا۔ لیکن عمر سے پہلے مرنے کا انتظام انسان خود کر لیتا ہے۔ اگرچہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ اس ناگہانی موت سے بھی اسے بچا لیتا ہے۔ انسان کے خلیوں میں اس کی جو عمر مقرر کی گئی ہے، مثلاً ۱۰۰ سال ہے۔ اگر انسان اس سے پہلے مرنا چاہے تو وہ بیماریوں اور بدکاریوں میں مبتلا ہو کر اس وقت سے پہلے مر سکتا ہے۔ تاہم اس سے آگے نہیں جا سکتا۔ انسان اپنی بے وقوفیوں اور خطاؤں کے نتیجہ میں بے حد غم اٹھاتا ہے یہاں پھر صدقات اور دعائیں کام آتی ہیں۔ اگر تقدیر سے مراد یہ ہو کہ جو اس کی مقررہ FIXED عمر ہے اس پر وہ ہر صورت میں مرے گا تو دعا کا تصور اور صدقات کا تصور ختم ہو جائے گا۔ اور بیماریوں کا علاج بے معنی ہو کر رہ جائے گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا وہ سارے لوگ جو تقدیر میں جبر کے قائل ہیں جب ان کو بیماری آتی ہے تو ہسپتالوں کی طرف دوڑتے ہیں یا اطبا سے دوائی حاصل کرتے ہیں یا ٹونے ٹوٹکوں سے علاج کرواتے ہیں۔ اگر یہ سب کچھ مقدر ہے تو پھر کس چیز سے جان بچاتے ہو۔ درحقیقت ایسے مواقع پر اللہ کی مغفرت کام آتی ہے۔

اللہ کسی کو جبراً جہنمی نہیں ٹھہراتا

حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کے حوالے سے فرمایا کہ یہ کہنا شرمناک غلطی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبر کے طور پر بعض انسانوں کو جہنمی ٹھہرا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے جو میرے پاک بندے ہیں ان پر اے شیطان تجھے کوئی غلبہ نہ ہو گا۔ یہ تو عیسائی نظریہ ہے کہ شیطان کو ان پر مستقل اور تقدیری غلبہ حاصل ہے۔ اسلام کا تو اس عقیدے سے کوئی تعلق نہیں۔ اللہ تعالیٰ شیطان کو فرماتا ہے کہ میں جہنم کو ان لوگوں سے بھردوں گا جو تیری پیروی کریں گے۔ اس سے اللہ کا منشاء یہ نہیں ہے کہ وہ جبر کے طور پر ہر کسی کو جہنم میں ڈالے گا۔ بلکہ وہ جو اپنے عمل سے اس لائق ٹھہریں گے ان کو جہنم میں پھینکا جائے گا۔ اللہ نے جو فرمایا ہے کہ وہ بعض انسانوں کو گمراہ ٹھہراتا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو گمراہ کرنے کے کام کرتے ہیں ان کو گمراہ ٹھہراتا ہے یعنی ان کو جو گمراہ ہو چکے ہیں جیسے ایک شخص آفتاب کے سامنے کھڑکی کھول دیتا ہے تو روشنی حاصل کر لیتا ہے لیکن اگر وہی شخص کھڑکی بند کر لیتا ہے تو تاریکی ہو جاتی ہے۔ اب یہ تاریکی اس کا اپنا فعل ہے۔ لیکن چونکہ روشنی کا خالق اللہ ہے اس لئے یہ فعل اسی کی طرف منسوب کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ روشنی یا تاریکی کا حاصل کرنا اس شخص کا اپنا فیصلہ ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اللہ نے کہا ہے کہ جن کے دلوں میں مرض تھی اللہ نے اسے بڑھا دیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے ایسے اشخاص کو امتحان میں ڈال کر اس کی حقیقت ان پر ظاہر کر دی۔ چونکہ اللہ نے انسان کو آزادی دی ہے اس لئے انہوں نے یہ مرض خود پیدا کیا۔ چونکہ خدا جبراً اصلاح نہیں کرتا اس لئے اس نے مرض کو بڑھنے دیا اور اس کے طبعی نتیجہ تک پہنچنے دیا۔ جو انہوں نے از خود اپنے دلوں میں پیدا کیا ہے۔ پھر اللہ نے ان کے دل پر مہر لگائی۔ مگر یہ عمل ان کے اپنے کفر کے عمل کے سبب تھا۔ یہ اس کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے۔

حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کا حوالہ جاری رکھتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا کہ جبر کا اعتراض اگر ہو سکتا ہے تو عیسائیوں کی کتب پر ہو سکتا ہے۔ خروج میں لکھا ہے کہ میں فرعون کا دل سخت کردوں گا جب دل سخت ہو جائے تو نتیجہ جہنم ہی ہوتا ہے۔ جبکہ اس کے مقابل پر قرآن حضرت موسیٰؑ کو کہتا ہے کہ جب فرعون کے پاس جاؤ تو اس سے نرمی سے بات کرنا تاکہ وہ ٹھوکر نہ کھا جائے۔

حضرت صاحب نے فرمایا ان آیتوں کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ آپ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ تم کو وہ دل دے جو سمجھے وہ کان عطا کرے جو سننے والے ہوں اور آنکھیں دے جو دیکھ سکیں۔ اللہ نے اگر جبر کرنا ہے تو پھر توبہ کیا ہے۔ توبہ کر کے تو انسان اپنے سارے گناہ معاف کروا سکتا ہے۔

بقیہ صفحہ ۳

جنوبی علاقہ کے مسلم اور دوسرے لسانی گروپ سخت ناراض رہے ہیں موجودہ جھگڑا بھی اس وقت شروع ہوا جب پچھلے جنرل الیکشن میں جنوبی علاقے کے مسلم مشہود ابی اولا جیت گئے لیکن ملک کے ملٹری پریذیڈنٹ جنرل ابراہیم بابن گیڈا نے جو خود بھی شمالی علاقے کا رہنے والا ہے اس الیکشن کو منسوخ کر کے شمالی علاقہ کے رہنے والے ایک دوسرے ملٹری جنرل سانی اباچا کو حکومت ہائی جیک کرنے کا موقع دیا۔

اب معلوم ہوتا ہے کہ نائیجریا کے تقریباً ۲۵۰ لسانی گروپوں کے درمیان بدظنی اور بداعتمادی سرعت سے پھیلتی جارہی ہے اور ہر کوئی اپنا راستہ علیحدہ کرنے پر مصر دکھائی دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ ۵

ایک وسیع جارحانہ حملہ کریں گے۔

سوال یہ ہے کہ اگر مغربی ممالک اور امریکہ ایمانداری سے سربوں اور کروٹیس کو مسلمانوں کے قتل عام اور ان کے علاقہ پر قابض ہونے سے روکنا چاہتے ہوں تو وہ بڑی آسانی سے نیٹو کی بے پناہ عسکری قوت سے دم بھر میں اس خوں ریزی کو روک سکتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ روس کے حصے بخرے ہونے کے بعد اب نیٹو کے بقا کی کوئی عملی وجہ نظر نہیں آتی۔ مگر مغربی طاقتیں نیٹو کو کالعدم کرنے پر ہرگز رضامند نہیں ہیں۔ یہی تو وہ قوت ہے جو بوقت ضرورت مشرق وسطی کے تیل کے ذخائر کی حفاظت اور مسلمانوں کا خون کرنے پر استعمال کی جائے گی۔ جیسا کہ وہ پہلے کر چکے ہیں۔

بوسنیا کے مسلمانوں کی امداد کیسے کی جاسکتی ہے

مطمح نظر یہ ہونا چاہئے کہ مسلمان سرب اور کروئیٹس کے خلاف دفاع کر سکیں۔ دوئم سرب اور کروئیٹس کو مقبوضہ زمین سے پیچھے ہٹا سکیں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے باہر کی فضائی قوت درکار ہوگی۔ تاکہ بوسنیا کے مسلمانوں کو اسلحہ مہیا کیا جا سکے۔ اس کے لئے کارگو ہیلی کاپٹر ۱۴۱۵۔ سی درکار ہوں گے۔ وہ ہتھیار جو بوسنیا کے دفاع کے لئے ضروری ہیں وہ راکٹ لانچر اور مارٹرز ہیں۔

سربیا اور کروٹیس کے ایر ڈیفنس کو ناکارہ بنانے کے لئے جدید ہتھیار درکار ہیں۔ ظاہر ہے یہ قوت فقط امریکہ کے قبضہ میں ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم عبدالرشید تبسم صاحب کارکن وقف جدید کے بڑے بھائی مکرم ناصر محمود خاں ریٹائرڈ وارنٹ آفیسر میڈیکل C.M.H. لاہور میں گلے کے کینسر کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔

○ مکرم مرزا نسیم بیگ صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ سعیدہ بیگم بیمار ہیں۔

○ مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب سمن آباد لاہور بیمار ہیں۔

○ مکرم صوبیدار (ریٹائرڈ) نذر حسین صاحب، فیکٹری ایریا ربوہ عرصہ ۹ برس سے فالج کی بیماری کے باعث بیمار ہیں۔ بائیں طرف فالج کا حملہ ہوا ہے۔ چلنا پھرنا محال ہے۔

○ مکرم ملک ارشاد الحق صاحب۔ کراچی اعصابی کمزوری کی وجہ سے علیل ہیں اسی طرح ان کی اہلیہ محترمہ سلیمہ ارشاد صاحبہ پتّہ میں پتھری کے باعث بیمار ہیں۔

اللہ تعالیٰ انہیں شفا عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم بشیر احمد صاحب ابن میاں غلام محمد صاحب آف کنری پاک عمر ۷۶ سال ۹۴-۱-۲۴ باب الابواب ربوہ میں وفات پا گئے ہیں۔

نماز جنازہ بعد نماز مغرب مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاب نے پڑھائی۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

ڈاکٹر بشیر احمد- ایم ڈی- امریکہ

بوسنیا میں جنگ و جدل

امریکہ میں جب سفید فام یوروپین وارد ہوئے تو انہوں نے یہاں کے مقامی لوگوں کو زمینوں سے محروم کرنے کا یہ طریق اختیار کیا کہ Buffalo بفیلو یعنی امریکی بھینس کو جس پر ریڈ انڈین کی خوراک اور قیام زندگی کا انحصار تھا۔ گولیاں مار کر ہلاک کرنا شروع کر دیا۔ لاکھوں کی تعداد میں بیفیلو ماری گئیں ۔اور بچارے ریڈ انڈین بھوک اور سفید فاموں کی گولیوں کا نشانہ بننے سے بچنے کے لئے ناقابل کاشت علاقوں میں بھاگنے پر مجبور ہو گئے۔ یہی حربہ اب سرب اور کروئیٹس بوسنیا کے خلاف استعمال کر رہے ہیں۔ وہ خوراک کی سپلائی کے جہازوں کو ہوائی اڈوں پر اترنے نہیں دیتے۔ اور ٹرکوں پر بھیجی ہوئی خوراک کو راستے میں روک لیتے ہیں۔ یا لوٹ لیتے ہیں۔ بوسنیا کے وزیر اعظم حارث سلاجیک نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ماہ دسمبر میں بوسنیا کے مسلمان علاقوں میں فی کس صرف ۶،۳۵ پونڈ امدادی خوارک ملی۔ اس کے بر خلاف بوسنیا کے سربوں کو ۹،۴۸ پونڈ اور کروئیٹس کو ۲۱،۴ پونڈ ملی۔

اب سربیا اور کروٹیس کی سرکاری فوجیں کھلم کھلا بوسنیا کے مسلمانوں کے خلاف بھاری' تباہ کن ہتھیاروں سے جنگ میں کود پڑی ہیں۔ اور ادھر بیچارے نہتے مسلمان ہیں۔ جن پر اسلحہ کی فراہمی پر اقوام متحدہ نے پابندی لگائی ہوئی ہے۔ بوسنیا میں جنگ مغربی اقوام کی بے دردی اور بے حسی کا واضح نظارہ ہے سربیا اور کروٹیس فوجوں کی بوسنیا کی جنگ میں شرکت بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی ہے۔ بوسنیا ایک آزاد ملک ہے جسے یو- این- او اور دیگر ممالک نے آزاد ملک کے طور پر تسلیم کیا ہے۔ لہٰذا غیر ملکی افواج کا ایک آزاد ملک میں داخلہ ایک جارحانہ عمل ہے۔ کروشیا نے آدھی درجن کے قریب بریگیڈز بوسنیا میں بھیجے ہیں کروشیا کے پریذیڈنٹ فرانجو توجمان Farnjo Tudjman کو امریکہ نے بوسنیا میں فوجی مداخلت کے باعث کروشیا پر پابندی لگانے کی دھمکی دی ہے۔ اس کے باوجود کروشیا نے پچھلے دو ہفتوں میں ۱۲ ہزار فوجی PROZOR کے علاقہ میں بھیجے ہیں۔ اور انٹیلی جنس کی رپورٹ کے مطابق ۲۰۰۰۰ ہزار فوجی بھیجنے کا پروگرام ہے۔ PROZOR سے یہ فوجی بوسنیا کے مسلمان علاقوں پر حملہ آور ہو کر قابض ہوں گے۔ اور نسلی صفائی کا مشن مکمل کریں گے۔ یہ حملہ کروشیا کے گارڈز بریگیڈ کے ذمہ ہوگا۔ کروشیا کے پانچ بریگیڈز Gronji Vakuf کے علاقہ میں بھیجے گئے ہیں۔ وہاں گھمسان کی لڑائی جاری ہے۔ پہلا گارڈز بریگیڈ MOTSAR موتسر میں بھیجا جا چکا ہے۔ موتسر کئی مہینوں سے کروئٹس کے گھیرے میں ہے۔

تیسرا بریگیڈ Gornji Vakuf کے علاقہ میں کروشیا کے منسٹر آف ڈیفنس Gojko Susak کے زیر کمانڈ ہے۔ سربیا کے دو فضائی بریگیڈز جو بھاری اسلحہ سے لیس ہیں۔ بوسینا میں دیکھے گئے ہیں۔ سربیا سے انٹلی جنس رپورٹ کے مطابق

۱۔ جنوری ۱۵۔۱۷۔۱۹ ۱۹۹۴ء کو چھ ملٹری کنوائے بوسنیا میں داخل ہوئے جن کے پاس ۱۰۵ ملی میٹر کے کینن اور ۱۲۲ ملی میٹر اور ۱۵۵ ملی میٹر Howitzer اور T-۱۲ توپیں تھیں۔

۲۔ جنوری ۱۵۔۱۷۔۱۹ کو سربیا سے ریلوے کے ذریعے سے بلغراد سے ہر روز دس T-55 ٹینک بوسنیا پہنچائے گئے۔

۳۔ سربیا کے نامور فضائی بریگیڈز نمبر ۶۳ اور نمبر ۲۷ بوسنیا کے Bijel Jina کے علاقہ میں مقیم ہیں۔

۴۔ سربیا کے غوطہ مار (Frogmen) کمانڈو مسلمان فوجیوں کی صفوں کے پیچھے کشت و خون اور بربادی و تباہی کیلئے بھیجے گئے ہیں۔

طزلہ مسلمانوں کا محصور شہر ہے۔ جس کی پہاڑیوں پر بڑے دھانوں کی توپیں نصب کر رکھی ہیں۔ اور وہاں کی ایرپورٹ کو بالکل ناکارہ کر دیا ہے۔

ناروے کے ایک فوجی آفیسر Jantura Strandus نے اے۔ پی کی خبر رساں ایجنسی کو بتلایا کہ Zovornik پہ کھڑے ہو کر سربیا کی بکتر بند گاڑیوں اور ٹینکوں کو جن پر سربیا کے نام کی پلیٹیں ہیں۔ بوسنیا کے سربوں کے کنٹرول کے علاقہ میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔

اٹھارہ مہینوں سے سربوں نے ٹینکوں سے Brcko پر درجنوں حملے کئے ہیں۔ اور اپنے مشن میں ناکام رہے ہیں۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ سرب ہیلی کاپٹروں کو فوجوں اور اسلحہ کی ترسیل کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ یہ عمل اقوام متحدہ کے نو فلائی زون کے ریزولیوشن کی صریح خلاف ورزی ہے۔

چند دن ہوئے بوسنیا کی گورنمنٹ نے یو این او کی سیکیوریٹی کونسل کو اپیل کی ہے کہ کونسل ایک ہنگامی اجلاس طلب کرے اور کروشیا کے خلاف یو- این- او کے تحت قدم اٹھائے۔ اس کے تحت سیکیوریٹی کونسل یو- این- او کے ایک ممبر پر ایک حملہ آور کے خلاف فوجی کارروائی کر کے اسے حملہ سے بچا سکتی ہے۔ ۱۹۹۲ء میں بوسنیا یو- این- او کا ممبر بنایا گیا تھا۔ بوسنیا میں یو- این- او کی ملٹری فورس کے جنرل لفٹیننٹ جنرل Farancis Briquemont نے اس بات پر غیظ و غضب کا اظہار کیا ہے کہ مغربی ممالک نے کروشیا کی جارحانہ کارروائی کے خلاف کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھایا۔

بوسنیا کے ڈیفنس منسٹر نے ایک بیان میں کہا ہے کہ کروئیٹس ہوائی جہاز اور ہیلی کاپٹر سے دیکھ بھال اور اسلحہ کی سپلائی کا کام لیتے ہیں۔

۲۸۔ جنوری ۱۹۹۴ء کو اقوام متحدہ کی سیکیوریٹی کونسل کے نام سیکرٹری جنرل بطروس غالی نے ایک خط میں یہ لکھا ہے کہ انہوں نے اقوام متحدہ کے افسران کو کہا ہے کہ وہ جلد از جلد ایک منصوبہ بنائیں جس کے تحت طزلہ ایرپورٹ کو کھولا جا سکے اور کینیڈین فوجیوں کو جو سربرنیکا میں مقیم ہیں۔ وہاں سے نکال کر ان کی جگہ ڈچ فوجیوں کو ڈیوٹی پر لگایا جا سکے۔ مصر کے عیسائی بطروس غالی کی شاید یہ بھی ایک خالی دھمکی ہے۔

بوسنیا کے تعلق میں امریکی اور فرانسیسی پالیسی میں اب کھلے بندوں تکرار جاری ہے۔ پیرس میں بھی حال ہی میں امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ مسٹر وارن کرسٹوفر اور فرانس کے وزیر خارجہ ایلائن جوپے کے درمیان بحث ہوئی۔ فرانس کے وزیر خارجہ امریکہ پر زور دے رہے ہیں کہ امریکہ بوسنیا کے مسلمانوں پر دباؤ ڈال کر انہیں بوسنیا کو نسلی بنیادوں پر تقسیم کرنے پر آمادہ کرے۔ امریکہ کے نزدیک بوسنیا کے مسلمان سربوں اور کروئیٹس کی قتل و غارت کا شکار ہیں۔ بوسنیا کی ایسی تقسیم سے مسلمانوں پر ظلم ہو گا۔ کیونکہ ستر فیصدی علاقہ سربوں اور کروئیٹس نے ہتھیالیا ہے۔ اور تیس فیصدی علاقہ بوسنیا کے مسلمانوں کے پاس ہے جس کا وہ خاطر خواہ دفاع نہیں کر سکتے۔

امریکہ کو یہ بھی ڈر ہے کہ اگر بوسنیا تقسیم ہو گیا تو امریکہ کو صدر کلنٹن کے کئے ہوئے پختہ عہد کے تحت امریکی فوج بوسنیا میں امن و حفاظت کے قیام کیلئے بھیجنی پڑے گی۔ امریکی عوام امریکی فوج بوسنیا میں بھیجنے کے لئے ہرگز آمادہ نہیں ہیں۔ لہٰذا امریکہ بوسنیا کی تقسیم پر رضامند نہیں ہے۔

کہتے ہیں اس میٹنگ میں فرانس کے وزیر خارجہ جوپے نے کہا کہ بوسینا کے مسلمانوں کی فوج اب کچھ علاقہ کروئیٹس سے واپس لینے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ اب مسلمان جارجیت پر اتر آئے ہیں۔ اس کے جواب میں مسٹر وارن کرسٹوفر نے کہ ایلائن صاحب آپ عجیب بات کر رہے ہیں۔ مسلمان غیر کے علاقہ پر قبضہ نہیں کر رہے وہ تو اپنے کھوئے ہوئے علاقہ کو واپس لینے کی کوشش میں مشغول ہیں۔

ستم ظریفی کا یہ عالم ہے کہ جرمن کا چانسلر ہلمٹ کوھل اور برطانیہ کا فارن سیکرٹری ڈگلس ہرڈ بھی امریکہ پر دباؤ ڈال رہا ہے کہ وہ بوسنیا کے مسلمانوں پر دباؤ ڈال کر انہیں بوسنیا کو تین حصوں میں تقسیم کرنے پر رضامند کرے۔

حال ہی میں بوسنیا کے مظلوم مسلمانوں پر یو- این- او کی عائد کردہ اسلحہ کی فراہمی کی پابندی ہٹانے کے لئے امریکہ کی سینٹ نے ۹ کے مقابلہ میں ۸۷ ووٹوں سے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ مگر یہ ریزولیوشن بھی صرف لفاظی ہے۔ امریکہ بوسنیا میں کسی قسم کی مداخلت پر آمادہ نہیں ہے۔

حال ہی میں روس کے وطن پرست لیڈر زرینوسکی جس کی پارٹی نے روس کے حالیہ انتخاب میں سب سے زیادہ سیٹوں پر قبضہ کیا ہے نے سربیا کے دار الخلافہ بلغراد سے ۳۰ جنوری ۱۹۹۴ء کو یہ بیان دیا ہے۔ کہ اگر نیٹو نے بوسنیا نے سربوں کے خلاف ہوائی حملہ کیا تو یہ روس کے خلاف اعلان جنگ ہو گا۔ اور یہ کہا کہ سرب اور روس بڑے گہرے دوست ہیں۔ اور روس سرب کی مدد کے لئے جنگ میں کودنے کے لئے تیار ہے۔ اس نے مزید دھمکی دی کہ روسی افواج اب بھی یورپ میں موجود ہیں اس نے یہ بھی کہا کہ آرتھوڈاکس عیسائیت سربیا اور روس میں قدر مشترک ہے۔ اس نے بہ بانگ دھل یہ اعلان کیا کہ ہمارے دشمنوں کو یہ نہ بھولنا چاہئے کہ سرب اور روس اب پیچھے نہیں جائیں گے۔ وہ اب

باقی صفحہ ۷ پر

ارشادات حضرت امام جماعت الرابع

افکارِ عالیہ

ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم پاک معاشرہ دنیا کے سامنے پیش کریں اور عورتوں سے میں یہ کہتا ہوں کہ وہ اپنے بچوں کی خصوصاً لڑکوں کی تربیت ایسی کریں کہ جب وہ بڑے ہوں تو وہ اپنی بیویوں سے نیک سلوک کرنے والے ہوں۔ آج کی مائیں کل کے مرد پیدا کرنے والی مائیں ہیں جیسے میں نے آپ کو بچیوں کی تربیت کی طرف متوجہ کیا ہے اسی طرح میں یہ آخری پیغام آپ کو دینا چاہتا ہوں۔ ایک دفعہ پہلے بھی اس مضمون پر میں نے خطبہ دیا تھا کہ آخری شکل میں تو ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ مرد عورت پر ظلم کر رہا ہے لیکن جب اس کے بچپن میں جا کر دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ ماں نے لڑکوں کی تربیت ایسی کی ہے کہ ان کو خدا بنا دیتی ہیں ان کو متکبر کر دیتی ہیں۔ ان کے نخرے زیادہ اٹھاتی ہیں اور لڑکیوں پر ان کو فضیلت دیتی ہیں۔ یہاں تک کہ رفتہ رفتہ ان کو پاگل بنا دیتی ہیں۔ وہ مائیں ہی ہیں جن کی غلط تربیت بعد میں عورتوں کے سامنے آتی ہے گویا فی الحقیقت آخری شکل میں عورت عورت پر ظلم کر رہی ہے۔ ہمیشہ ایسے گھر جہاں لڑکے کو خدا بنایا جا رہا ہو اور اس کو لڑکیوں پر فضیلت دی جا رہی ہو۔ اس کے سب نخرے برداشت کئے جا رہے ہوں اس کو سب چھٹیاں دی جا رہی ہوں۔ ایسے لڑکے جب بڑے ہو کر مرد بنتے ہیں تو ہمیشہ دوسری لڑکیوں کے لئے ایک مصیبت بن جاتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود اس کے بالکل برعکس رویہ رکھتے تھے۔ حضرت مصلح موعود لڑکوں کے مقابلہ پر لڑکیوں سے زیادہ پیار کرتے تھے اور لڑکیوں کے حقوق کی زیادہ حفاظت کرتے تھے۔ اس وقت ہمیں سمجھ نہیں آتی تھی ہم سمجھتے تھے یہ ہم پر ظلم کر رہے ہیں۔ میری اپنی بہن امتہ الباسط سے لڑائی ہوتی تھی وہ میرا منہ نوچ لیا کرتی تھی اور بعد میں مار مجھے ہی پڑتی تھی اور مجال ہے جو کبھی میں ہاتھ اٹھاؤں اور حضرت مصلح موعود کو پتہ لگے اور مجھے سزا نہ دیں۔ بعض دفعہ اتنا سخت خفا ہوتے تھے کہ آدمی کو زندگی سے نفرت ہو جاتی تھی۔ دل کے بڑے حلیم تھے۔ خدائی خبر میں آپ کے متعلق یہ فرمایا گیا کہ دل کا حلیم ہو گا۔ ویسے حلیم نہیں فرمایا۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے مجھے کہا کہ تمہیں پتہ ہے یہ کیوں کہا ہے اس لئے کہ اوپر سے جب بھڑکتے ہیں تو شیر کی طرح گرجتے ہیں اور اگلے کا دل ہلا دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بتاتا ہے کہ تم پژمردہ نہ ہو جانا' اندر سے یہ حلیم ہی ہے اور واقعتہ "ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ بعض دفعہ سخت ناراض ہوئے اس کے بعد دلداری شروع کر دی۔

ابھی چند دن پہلے میری اپنی بڑی باجی امتہ القیوم سے باتیں ہو رہی تھیں کہ ابا جان ان کی بچپن میں کس طرح تربیت کرتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ایک دفعہ لڑکیاں کھیل رہی تھیں میں بھی تھی۔ میرا قصور نہیں تھا۔ بعض دوسری لڑکیوں نے واقعی شرارت کی تھی۔ ان پر ناراض ہوئے مجھے بھی ساتھ سزا دے دی اور میری بات ہی نہیں سنی۔ اس وقت اچانک غصے کا اس قدر جوش تھا کہ کہا کہ بالکل نہیں تم سب کا ٹرپ Trip کینسل اور یہ ہو گا اور وہ ہو گا میں ناراض ہو گئی اور کمرہ بند کر کے بیٹھ گئی۔ بعد میں احساس ہوا۔ اور باقاعدہ باہر گاتے پھرتے تھے کہ میری بیٹی مجھ سے ناراض ہو گئی ہے۔ اس کو پتہ نہیں اس کا باپ معافی مانگنے کے لئے اس کے پاس آیا ہوا ہے۔ پھر وہ انداز ایسا دردناک تھا کہ میں بھی روئی اور حضرت مصلح موعود بھی روئے۔ باپ بیٹی اسی طرح گلے سے ملے کہ دونوں رو رہے تھے۔ وہ رونا غم کا نہیں تھا' انبساط کا نہیں تھا' وہ ایک عجیب سا رونا تھا۔ جیسے غلط فہمی کا شکار ہو کر دو روٹھے ہوئے دل جب دوبارہ ملتے ہیں تو ایسی کیفیت تھی۔

جب میں نے یہ واقعہ سنا تو مجھے بچپن کی اور بہت سی ایسی باتیں یاد آگئیں۔ دل کے وہ حلیم ہی تھے لیکن دبکا بہت خطرناک تھا اس میں کوئی شک نہیں اور مجھے دبکے یاد ہیں اکثر مجھ سے ناراضگی اسی بات پر ہوتی تھی۔ بہنیں مجھے مارتی تھیں اور میں اگر دفاع کروں یا سختی کی بات کروں تو الٹی پھر مجھے مار پڑتی تھی لیکن بعد میں سمجھ آئی کہ عورت کا احترام ہمارے دل میں پیدا کیا گیا تھا کہ ایک نازک جنس ہے اور تم نے کبھی بھی اس ذمہ داری کو بھلانا نہیں کہ خدا تعالیٰ جب کمزوروں کی ذمہ داریاں تمہارے سپرد کرے۔ نازک جذبات والوں کی ذمہ داریاں تمہارے سپرد کرے تو تمہیں قربانی کرنی چاہئے اور ان کے جذبات کا احساس کرنا چاہئے۔

یہ وہ پیغام تھا جو اس وقت ہمیں سمجھ نہیں آیا اور بعد میں ہمارے دل میں سرایت کر گیا۔ ہمارے خون میں داخل ہو گیا۔ بعد میں پتہ چلا کہ یہ کیا ہو رہا تھا۔

میں چاہتا ہوں کہ مائیں اپنے بچوں کی اس طرح تربیت کریں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ اس کے بالکل برعکس صورت ہے اکثر گھروں میں نہ صرف یہ کہ لڑکے کی خواہش ہے بلکہ ماؤں کو مردوں سے زیادہ خواہش ہوتی ہے۔ لیکن جب لڑکے پیدا ہوں بلکہ زیادہ بھی ہوں تب بھی ان کو سر پر چڑھا کر رکھتی ہیں اور بچیوں کی عزت نہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ یہی مرد ظالم بن جاتے ہیں اور بڑے ہو کر پھر عورتوں پر ظلم کرتے ہیں اور کس طرح ایک نسل کا دوسری نسل پر برا اثر پڑتا ہے اور دوسری نسل کا تیسری نسل پر برُا اثر پڑتا ہے۔ پس اگر آپ نے اپنے اوپر رحم کرنا ہے تو اپنے لڑکوں کی صحیح تربیت کریں اور عورت کے حقوق ان کو بچپن سے بتائیں اور اپنی بہنوں کی عزت کرنا سکھائیں اور اس بات پر نگران رہیں کہ ان سے وہ سخت کلامی بھی نہ کریں۔ اگر ایسے لڑکے آپ پیدا کریں گی اور ایسے لڑکے پروان چڑھائیں گی۔ تو میں یقین دلاتا ہوں کہ آپ کا احسان آئندہ نسلوں پر بڑا بھاری ہو گا۔ نسلاً "بعد نسلِ احمدی بچیوں کو اچھے خاوند عطا ہوتے رہیں گے۔ نیک دل' محبت کرنے والے' خیال رکھنے والے' قربانی کرنے والے (۔) خاوند عطا ہوتے رہیں گے۔

اس پر میں اب اپنی بات کو ختم کرتا ہوں آنحضرت ﷺ کے اپنی ازواج ؓ سے تعلقات کے متعلق آپ جتنا بھی مطالعہ کریں کبھی ایک مرتبہ بھی آپ ؐ نے ازواج ؓ کی زیادتی کے جواب میں زیادتی نہیں کی۔ آپ ؐ نے بعض دفعہ اپنی ازواج مطہرات سے سخت باتیں بھی سنیں لیکن کبھی بھی غصے سے ان سے کلام نہیں کیا اور غصے سے کلام نہ کرنا یہ تو بہت مشکل کام ہے۔ لیکن کچھ نہ کچھ تحمل تو ہمیں حضرت محمد مصطفیٰ رسول اللہ ﷺ سے سیکھنا چاہئے۔ غصے کے نتیجہ میں بے قابو ہو کر عورتوں پر ہاتھ اٹھا بیٹھنا' ان کی بے عزتیاں کرنا' ان کے ماں باپ کو گالیاں دینا' یہ تو ایسی بد تمیزیاں ہیں جن کی (دین حق) میں کوئی گنجائش نہیں۔

آنحضرت ﷺ کا طریق تو یہ تھا کہ گھر آتے تھے تو وہ کام جو عورتوں کو آپ ؐ کے کرنے چاہئیں تھے وہ خود اپنے ہاتھ سے کیا کرتے تھے اور پھر عورتوں کی بھی ان کے گھریلو کاموں میں مدد شروع کر دیتے تھے۔ کیسا عظیم الشان اسوہ تھا اور اس کے نتیجے میں ہی خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ نیک نسلیں پیدا ہوئی ہیں جن کا آئندہ نسلوں پر احسان رہا۔

پس آپ کو اس پہلو سے اپنے بچوں کی تربیت کرنی چاہئے کہ صرف لڑکیوں کی نہیں لڑکوں کی بھی۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ان کے اندر نفیس جذبات پیدا کریں۔ ان کے احساسات کو کرخت نہ ہونے دیں۔ ان کے اندر نرمی پیدا کریں۔ ان کے اندر نازک جذبات پیدا کریں اور عورت کی عزت کا خیال ان کے دل میں جاگزیں کریں اور ان کے ساتھ پیار بے شک جتنا مرضی کریں۔ لیکن لڑکیوں کے مقابل پر ان کو فضیلتیں نہ دیں ورنہ ان کے دماغ خراب ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا کرے۔ ہمیں بہت ضرورت ہے کہ ہمارے گھر کے ماحول اچھے ہوں' پیارے ہوں' مردوں کی' بیٹوں کی بیٹیوں کی ہر وقت یہ خواہش ہو کہ ہم گھر واپس لوٹیں اور ہمیں چین آئے۔ آپس میں ایک دوسرے سے محبت ہو' پیار ہو' گھر کے ماحول میں جو مزا آئے' باہر کی سوسائٹی میں کچھ بھی اس کے مقابل پر مزا نہ ہو (۔)۔ ہر وقت جو انسان باہر رہتا ہے وہ خواہ جتنا مرضی کام میں مصروف ہو اس کو مزا تب ہی آئے جب وہ گھر کی طرف لوٹے۔ ایسے گھروں کا یہاں فقدان ہے۔ مغربی تہذیب ان گھروں سے عاری ہو رہی ہے۔ بعض لوگ بھول ہی چکے ہیں کہ ایسے گھر بھی دنیا میں ہوا کرتے تھے وہ آپ نے پیدا کرنے ہیں اور پیدا کریں اور پھر دوسری خواتین کو بلایا کریں' ان کو اپنے گھروں کے ماحول دکھایا کریں۔ ان کو بتائیں کہ کس طرح آپ سکون سے رہتی ہیں اور آپ کچھ کھو نہیں رہیں بلکہ بہت کچھ پا رہی ہیں۔

(دین حق) نے آپ کو غلام اور قیدی نہیں بنایا بلکہ (دین حق) نے آپ کو عظمتیں دی ہیں اور دلوں کی دائمی تسکین بخشی ہے۔ یہ وہ نمونہ ہے جس کو پیش کرنے کے نتیجے میں آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے (دین حق) کی بہترین پیغامبر بن جائیں گی ورنہ زبانی باتوں کو آج کی دنیا میں کوئی نہیں سنا کرتا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ان سب پہلوؤں کو جو میں نے بیان کئے ہیں ان کو آپ حرز جان بنالیں۔ اپنے دل میں جگہ دیں۔ اپنے اعمال میں ڈھال لیں اور احمدی گھروں کے تعلقات تمام دنیا کے گھروں سے بہتر تعلقات بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔